بفیض روحانی تاجدار اہلسنت شہزادہ اعلیٰحضرت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہ

تقریر نمبر

از

شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خان صاحب علیہ الرحمہ

مدرسہ گلشن رضا

کولمبی ضلع ناندیڑ، مہاراشٹر

Scanned with CamScanner

مسلمانو!

"معارف دارالعلماء" ۷۸۶/۹۲ کے بعد تقریر منیر کا مطالعہ ضرور فرمائیں اور گاؤں میں اپنا اور اپنے دینی بھائیوں کا ایمان بچائیں

بفضلہ تبارک وتعالیٰ وبعون سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء تقریباً ۱۶ سال قبل مظہر اعلیحضرت سرکار شیر بیشۂ اہلسنت کا یہ مبارک رسالہ "تقریر منیر" راقم نے شائع کروا کر ملک کے مختلف مقامات پر پہونچانے کا دینی کام انجام دیا تھا۔ کئی سال گزر جانے کی وجہ سے اس وقت مارکیٹ میں یہ کتاب دستیاب نہیں ہے۔ اس لیے نیٹ پر ڈال کر منظر عام پر لانے کا کارنامہ بجا لایا ہوں بڑی طریقت حافظ وقاری محمد عرفان رضا قادری رضوی زید مجدہٗ انجام دے رہے ہیں مولائے کریم ان کی اور ہم سب کی سعی کو قبول فرمائے اور اس ایمان افروز کتاب کے ذریعے مسلمانوں کو ایمان واسلام پر قائم رہنے کا حوصلہ اور جذبہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حضور مظہر اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے یہ تقریر آج سے تقریباً 99 سال قبل اس زمانے میں فرمائی تھی جس وقت آریوں نے سردھانند پنڈا کی سرکردگی میں شدھی سبھائیں قائم کر کے مسلمانوں کو ہندوازم میں داخل کرنے کا بہت ہی خطرناک اور بھیانک سلسلہ قائم کر دیا تھا۔ ایسے کٹھن گھڑی میں "جماعت رضائے مصطفےٰ" کے پلیٹ فارم سے حضور حجۃ الاسلام کی سرپرستی میں ہمارے پیر ومرشد غوث زماں سرکار حضور مفتی اعظم، حضور صدر الافاضل اور حضور شیر بیشۂ اہلسنت وغیرہم علمائے اہلسنت نے اس فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اس کے سارے کفری داؤ وپیچ کو کچل کر رکھ دیا۔ اور تقریباً چار لاکھ مسلمان جو مرتد ہو چکے تھے انہیں دوبارہ آغوش اسلام میں لایا اور اس کے علاوہ ہزاروں ہزار کفار ومشرکین کو داخل اسلام فرمایا۔

مسلمانو! آج پھر وہی سلسلہ ہندو سنگھٹن نے حکومتی سطح پر شروع کر دیا ہے۔ اس لیے اس کتاب کو عام سے عام تر کر کے اور ہر طرح سے مسلمانوں کے دین وایمان بچانے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دینے کی ضرورت ہے — پروردگار عالم اپنے محبوب پاک کے صدقے بعد طفیل اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق مرحمت فرمائے اور داریں کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

المعلن: فقیر عبد الصمد قادری رضوی۔ قادری منزل۔ رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)
Mob:- 6204351217 — 9764135477 — 6203334358
۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۳ھ مطابق ۳ جنوری ۲۰۲۲ء یوم ولایت کشن
دوشنبہ مبارکہ

Scanned with CamScanner

حضور شیر بیشۂ سنت کے مکتوب گرامی بنام حاجی احمد عمر ڈوسا بمبئی

برادر دینی و یقینی محب سنیت عدو لامذہبیت فرزند احمد عمر قادری سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ

منشی مصطفےٰ خاں صاحب و سعید حسن خاں صاحب سلمہما ربہما کے خطوط سے اور برادرم عبدالغنی احمد اور برادر دینی و یقینی ابراہیم حاجی قاسم سلمہا ربہما کی زبانوں سے آپکی خیریت معلوم ہوئی۔ آپ کے حالات پر بھی اطلاع ملی۔

میرے پیارے دینی ایمانی عزیز بھائی! ان حالات سے گھبرانا جانا مولیٰ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جس نام لیوا کو پسند فرماتا ہے اس کو فتنوں اور آزمائشوں میں مبتلا فرماتا ہے۔ پر اسکو حق پر ثبات و استقامت بھی وہی اپنے کرم سے عطا فرماتا ہے۔ پر ان کے سیئات کو مٹاتا ہے۔ انکے حسنات کو بڑھاتا ہے ان کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔ امتحانات الٰہیہ میں حق پر ثبات اور استقامت کی دولت اسی بندے کو عطا فرمائی جاتی ہے جس پر خدا و رسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا پیار ہوتا ہے۔

پریشان نہ ہو گھبراؤ نہیں۔ خدا و رسول کو یاد کرو جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حضور سیدنا الغوث الاعظم و حضور مرشدنا المجدد الاعظم کو یاد کرتے رہو۔ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما و ارضاھما عنا و رضی عنا بہما فی الدارین آمین ثم آمین۔ والسلام مع الاکرام۔ فقیر ابو الفتح عبدالرضا محمد حشمت علی خاں

غفرلہ ربہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ گونڈل کاٹھیاواڑ

(اقتباس از سوانح شیر سنت ص ۲۰)

بفیض روحانی: تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ
شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک نفیس و سلیس تقریر مسمّی بنام تاریخی

تقریر منیر قلب

۱۳ ۴۲

جو حقانیت اسلام و ردّ آریہ پر تبلیغ و اشاعت کے عام اجلاس
میں جماعت مبارکہ کے صدر مقام بریلی میں ہوئی

ناشر
مدرسہ گلشن رضا
کولمبی ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر۔ پن ۴۳۱۷۲۲

Scanned with CamScanner

پیغامِ شیرِ بیشۂ اہلسنّت

علیہ الرّحمۃ والرّضوان!

اے مسلمانو! اٹھو دین کی حفاظت کے لیے
کوششیں دل سے کرو مذہب و ملت کے لیے

کوشش کفار ہے دیں کی اہانت کے لیے
غوث اعظم کو پکارو تم اعانت کے لیے

مصطفےٰ کی بھولی بھیڑ و بھیڑیوں سے تم بچو
جو کرے توہین اللہ و نبی کی دوستو!

اپنے ایماں کی حفاظت ان کے حملوں سے کرو
غوث اعظم ہیں مدد پر ان کا دامن تھام لو

فرض ہے پہلے عقائد کی درستی مومنو!
پھر کرو کوشش نمازوں کے لیے تم مومنو!

مصطفےٰ کے دین پر ثابت قدم گر تم رہو
اَنتُمُ الاَعلَون قول حق ہے غالب تم رہو

مومنو! رب ہے تمہارا خالق ارض و سما!
سنّیو! آقا تمہارے ہیں محمد مصطفےٰ[1]

قادریو! تم کو مژدہ سر پہ ہیں غوث الوریٰ
رضویو! خوش ہو کہ حامی ہیں شہ احمد رضا

محفل میلاد اقدس مستحب ہے اور ثواب
جو مسلماں اس میں آئے بخشا جائے بے حساب

شرک ٹھہرائی ہے اس کو نجدیٔ خانہ خراب
سنیو! نجدی سے رکھو احتراز و اجتناب

اے عبید قادری محشر میں تجھ کو خوف کیا
جب شفاعت کرنے والے ہیں حبیب کبریا

دو جہاں میں سر پہ سایہ ہے جناب غوث کا
نزع و محشر میں حفاظت کرنے والے ہیں رضا

---

[1] (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم)

پیش لفظ

غیظ المنافقین امام المناظرین سلطان الاتقیاء شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰحضرت شیخ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی شاہ حافظ قاری ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب لکھنوی ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ والرضوان کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے۔ آپ نے بیشمار عدیم المثال اسلامی علمی تحقیقی اشاعتی خدمات انجام دی ہیں، آپ نے مسلمانانِ عالم کے دلوں میں مذہب اہلسنت کے آداب اور اس کی حفاظت وصیانت کے لیے وہ جذبات فراواں اور اخلاص بیکراں پیدا فرمادیا ہے کہ عصر جدید میں جس کی مثال نہیں ملتی۔ نیز یہ آفتاب عالمتاب سے زیادہ تابناک اور واضح تر حقیقت ہے کہ عشق رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دولت بے بہا مرحمت فرما کے انہوں نے اپنے آقا و مولیٰ حبیب کبریا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور الفت و محبت کا پرچم لہرانے اور بلند کرنے کا جو لازوال فقید المثال کام انجام دیا اور گستاخانِ رسول سے عدم مصالحت نیز باطل طاقتوں سے مقابلہ کرنے کا جو ہمت و حوصلہ بخشا ہے وہ بھی ایک ناقابلِ فراموش حقیقت ہے۔ حضرت نے اپنی حیات مبارکہ میں سیکڑوں مناظرے کئے۔ شانِ مناظرہ کا یہ عالم تھا کہ عیسائیوں کے چھکے چھڑا دیئے آریوں، ناریوں کے قلعے ڈھا دیئے۔ رافضیوں کو سامنے آنے کی ہمت ہی

نہ ہوئی۔ قادیانیوں کے جبڑے چیر دیئے۔ غیر مقلدوں کے پرخچے اڑا دیئے۔ وہابیوں دیوبندیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور جملہ فرقہائے باطلہ کے جنازے نکال دیئے۔ جہاں پہنچے دین حق کا پرچم بلند فرمایا۔ ہر جگہ فتح و نصرت نے آپ کے قدم چومے اور کامیابی کا سہرا آپ ہی کے سر رہا۔ آپ کو ہر زبان پر ایسا عبور تام حاصل تھا کہ مخالف آپ کے سامنے آتے ہوئے کانپتا۔ اور یاد کیا ہوا بھول جاتا تھا۔ آپ کی حاضر جوابی اور قادر الکلامی سے کہنہ مشق وہابی وغیرہ دُم دبا کر بھاگ جاتے تھے۔ آپ سنیوں کے لیے ابرِ کرم اور مخالفوں کے لیے شمشیر برہنہ تھے۔ جلیل القدر علماء و فضلاء نے آپ کو علم و فضل و کمال میں لوہا مانا ہے۔ آپ کی تبحر علمی کی جھلک آپ کی تصنیفات کثیرہ نیز دیگر دینی و ملّی کارہائے نمایاں سے ظاہر و باہر ہے۔ آپ کی تصانیف کی ایک کڑی زیر نظر کتاب "تقریر منیر قلب" بھی ہے جس کو آپ نے تئیس ۲۳ سالی کی عمر میں تحریر فرما کر آریوں اور مشرکین کو دندان شکن جواب دیکر ہمیشہ کے لیے ان کی دہن دوزی فرما دی اور مذہب اسلام کا جھنڈا لہرا دیا۔

یہ کتاب پہلی بار کتب خانہ اہلسنت بیلی بھیت شریف سے، دوبارہ مکتبۃ المصطفیٰ بریلی شریف سے اور اب سہ بارہ اس کو زیورِ طبع سے آراستہ کرکے مدرسہ گلشن رضا کو لمبی ضلع ناندیڑ آپ تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی مفید و نادر کتابیں پیش کرنے کی سعی بلیغ جاری ہے۔ - عبدالصمد قادری رضوی اورنگ آبادی خادم مدرسہ ہذا

Mob:- 9764135477

Scanned with CamScanner

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰھُمَّ یا نور لك الحمد سرمدا صل علی نورك المنیر
واٰله ابدا یا نورویا نور النور ویا نورا قبل کل نور ویا نورا بعد
کل نور ویا نورا مع کل نور ویا نورا فی کل نور ویا نورا فوق
کل نور لك النور وبك النور ومنك النور والیك النور وانت
النور ونورا النور ونور علی کل نور صل علی نورك الانور
واٰله السرج الغرر وصحبه المصابیح الزهر صلاة تجعل
لنا بها فی قلوبنا نورا وفی صدورنا نورا وفی عیوننا نورا
وفی وجوهنا نورا وفی قبورنا نورا امین یا نور الحق
المبین۔ اما بعد فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ مصدق اللہ العلی العظیم
وبلغ رسوله الحبیب الرؤف الرحیم علیه وعلی اٰله افضل
الصلوٰة والتسلیم ونحن علی ذلك من الشاهدین و
والشاکرین والحمد للہ رب العٰلمین رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

لہ یہ خطبہ رسالۂ مبارکہ بریق المنار حضور پر نور مرشد برحق مجدد دین وملت سیدنا اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سجن پرشو دھارمک منشو، مسلمان متر و اسلامک پُتر و سچائی کے پسند کرنیوالو
مذہب کے فدائیو اسلام کے شیدائیو، اس وقت اس سمے پر میں آپ کو کوئی بہت
بڑا وکھیان دینے کے لئے نہیں آیا ہوں آپ کو کوئی طویل اُپدیش نہ دوں گا آپ
کے سامنے کوئی مفصل تقریر نہ کروں گا۔ کیونکہ اتنی سی بات ہے فقط یہ امر ہے
کہ ادھرمیوں کے ہاتھوں سے جو دُکھ مسلمانوں پر آرہے ہیں اور کفار کے جن
جن مظالم نے اسلام کو نرغے میں لے لیا ہے اُن کو دیکھتے ہوئے میرے دل
پر جو تکلیف ہے میرے مَن میں جو درد ہے وہ آپ کے سیوا میں بیان کروں
آہ ایک زمانہ تھا کہ عالم کی سلطنتیں ہمارے قدموں کے بوسے لینے کو اپنا فخر
جانتی تھیں شہنشاہانِ جہاں کے تاج ہمارے پیر کے جوتوں سے ٹھکراتے تھے
بڑے بڑے جبروت والے بادشاہوں کے تخت کو ہم نے اُلٹ دیا فرمانروایان عالم
ہمارے فرمانبردار تھے کشور کشایانِ جہاں ہمارے ہی بندۂ فرمان تھے۔ پربھوی
کے راجہ مہاراجہ اپنی پگڑیاں ہمارے چرنوں پر ڈالا کرتے تھے قیصر و کسریٰ
کے محل میں ہمارے ہی نعرہائے تکبیر نے زلزلہ ڈال دیا جدھر رُخ کرتے تھے
فتح و کامیابی ہمارے قدموں پر لوٹتی تھی کسی کافر کو اتنی جرارت نہ تھی کہ وہ
ہمیں بُری نگاہ سے دیکھ سکے افسوس آج وہ وقت آگیا پتھروں کے پجاری
پاخانے اور پیشاب کے پوتر سمجھنے والے ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کے ماننے والے
اسلام و مسلمین کے مٹانے کو تیار ہیں اُن کے دعوے ہیں کہ ہندوستان کے

Scanned with CamScanner

ساڑھے سات کروڑ ملکش مسلمانوں کو جلد سے جلد ہندو بنا ڈالو اور اگر یہ ہندو نہ ہوں تو انہیں بھارت ورت (ہندوستان) سے نکال دو وہ کہتے ہیں کہ ہم کعبہ کی چھت پر جا کر اوم کا جھنڈا گاڑیں گے۔ انہوں نے اشدھی سبھائیں قائم کر لی ہیں۔ ہندو سبھائیں بنا ڈالی ہیں کہیں چمار سبھا ہے کہیں گوجر سبھا ہے کہیں راجپوت سبھا ہے کہیں ذات پات توڑک منڈل ہے کہیں چھوت چھات توڑک منڈل ہے ہندو سنگھٹن ایک آندھی کی طرح ہندوستان کے ہر گوشے میں پھیل گیا ہے ہر ہندو بچے کی آنکھ میں مسلمانوں کو دیکھ کر خون اتر آیا ہے ایک ایک مشرک جنا اسلام کے مٹانے پر تلا ہوا ہے آگرہ، سہارن پور، رائے بریلی، امرت سر، گونڈہ، جبل پور، پانی پت، ضلع ایٹہ، شاہجہاں پور میرٹھ، اجمیر مقدس وغیرہا مقامات پر مسلمانوں پر مظالم توڑے گئے اور مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ پٹ جاتے ہیں، مار کھا لیتے ہیں۔ اللہ اللہ ایک مشرک کے ناپاک ہاتھوں سے کہ گوبر کا اپلا بھی اس کا معبود ہے اور بدلا نہیں لے سکتے ہیں بدلا لینا تو درکنار فریاد بھی نہیں کر سکتے ہیں اور فریاد کریں تو سننے والا کون ؎

کفر کا زور ہے اسلام دبا جاتا ہے
المدد اے شہ دیں کفر مٹانے والے

اللہ اکبر آج پرستارانِ توحید واحد قدوس کے ماننے والے اس قدر کم ہمت ہو گئے، ایسے بزدل ہو گئے، اتنے کمزور ہو گئے۔ اے مسلمانو بہت سو چکے

جاگو خوابِ غفلت سے بیدار ہو سونے کا وقت گزر چکا اٹھو ہوشیار ہو ہم نے مانا کہ تمہارے پاس تیر و تبر نہیں، تیغ و شمشیر نہیں، توپ و تفنگ نہیں، بندوق رفل نہیں، مگر تمہارے پاس اسلام کی حقانیت ہے، تمہارے سینوں میں حق کی امانت ہے جس کے سامنے تمام اہل باطل کی گردنیں خم ہیں۔ تم ذرا جاگ تو جاؤ ہوشیار تو بنو پھر دیکھنا کہ تمہاری بے دست و پائی کس طرح اعدائے دین کے زور و مکر و فریب کے آہنی قلعوں پر برق خاطف بن کر گرتی ہے اور کیوں کر اُن کے پرخچے اڑا دیتی ہے یہ وہی پیارا اسلام ہے جس کی عالم افروز تجلیاں اس آیت کریمہ میں دکھائی گئی ہیں جو میں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ بے شک سچا دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے عالم میں جتنے مذاہب ہیں، دنیا میں جتنے دین ہیں، سنسار میں جتنے دھرم ہیں، جگ میں جتنے مت ہیں خواہ وہ وام مارگی ہوں یا جینی ہوں یا بدھ ہوں یا نویں ویدانتی ہوں یا شیومت ہوں یا وشنومت ہوں یا چکران کت وشنو ہوں یا سناتن دھرم ہوں یا برہمو سماج ہوں یا آریہ سماج ہوں یا مجوس، عیسائی یہودی ہوں کسی کا مذہب کسی کا دھرم کسی کا دین خدائے تعالےٰ تک نہیں پہنچا سکتا اگر کوئی مذہب خدا کے دربار تک ہماری رسائی کرا سکتا ہے تو وہ پیارا مذہب اسلام ہے اس وقت اسلام کے مقابلے پر جتنے مت (مذہب) آستین چڑھا کر اسلام سے مقابلہ کے لئے آئے ہیں اُن کا اسلام سے مقابلہ کر کے

آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں آپ خود ہی سمجھ لیں گے یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ خدا پاک ہے اُس کا نام قدّوس سُبّوح ہے وہ ممکنات کی ہر آلائش وگندگی سے مُنزّہ ومبرّا ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ پاک چیز سے دوسری چیز اُسی وقت ملکر فائدہ اُٹھا سکتی ہے جبکہ وہ خود بھی پاک ہو تو جو مذہب پاک خدا تک ہمیں پہنچائے ضرور ہے کہ ہمیں بھی پاک کرنے کا ذمّہ لے آج اسلام کے مقابل ہر مذہب کو چیلنج ہے کہ وہ اپنے یہاں کے سو برس کے بُڈھے کا مسلمانوں کے چار برس کے بچے سے مقابلہ کر کے دیکھ لے کہ جو شخص سو برس تک وید کی تعلیم پر عمل کرتا رہا اُس کے وید نے کیا نفع دیا اور اس ایک چار برس کے مسلمان بچے کو اسلام کیا فیض پہنچاتا ہے ہر مذہب کے عُقلا مانتے ہیں کہ پاخانہ اور پیشاب نجس ہیں ناپاک ہیں اشدھ ہیں آپوتر ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کوئی انسان اس سے مستثنےٰ نہیں ہے ہر منش کو یہ دونوں چیز لگی ہوئی ہیں اور ہر ہر شخص اپنے بدن سے اپنے جسم سے اپنے شریر سے ان دونوں چیزوں کو دور اور جُدا اور الگ الگ کرنے کی کوشش کرتا ہے اب دیکھنا چاہیئے کہ چار برس کا بچّہ کس طرح پاخانہ اور پیشاب کو اپنے جسم سے دُور کرتا ہے جب اُس کو پیشاب کی ضرورت ہوتی ہے تو پہلے وہ ایک ڈھیلا تلاش کرتا ہے پھر ایسی جگہ دیکھتا ہے جہاں اس کو پیشاب کرتے ہوئے دوسرا نہ دیکھے اسلئے کہ انسان کی فطرت میں حیا اور غیرت کا مادہ قدرت نے ودیعت فرما دیا ہے

اسلام نے اُس کی حفاظت فرمائی اور اک چار برس کے بچے کو یہ تعلیم دی کہ وہ لوگوں کے سامنے بیٹھ کر پیشاب بھی نہ کرے جب اس قدر اس کی غیرت کا لحاظ رکھا گیا ہے تو بڑا ہو کر اُس کو یہ ہمت کبھی نہ ہوگی کہ وہ نامحرم عورت کے سامنے اپنا جسم کھولے۔ اسلام نے زنا کا سدِ باب فرما دیا اب اُس کو محفوظ مقام مل گیا تو وہ دیکھتا ہے کہ قبلہ کی طرف میری پیٹھ اور مُنھ نہ ہونے پائے جسکی طرف مُنھ کر کے میں اپنے خدا کی عبادت کرتا ہوں اُس طرف گندگی کی حالت میں مُنھ یا پیٹھ ہونا بے ادبی ہے پھر وہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ آگے کی زمین اونچی نہ ہو کہ پیشاب لَوٹ کر اسی کو ناپاک نہ کر دے یہ بھی خیال کرتا ہے کہ ہوا کے رُخ میں نہ ہو کہ پیشاب اُڑ کر اس کے کپڑوں پر نہ پڑ جائے۔ اب پیشاب سے فارغ ہو گیا تو اُس نے ڈھیلا لے لیا اس لئے کہ استنجا کرتے وقت اس کا ہاتھ ناپاک نہ ہو جب اُس کو اطمینان ہو گیا تو پانی سے اُس نے استنجا کر لیا اگر پاخانہ کی اُس کو ضرورت ہوتی ہے پانچ یا سات ڈھیلے لے کر بیت الخلاء جاتا ہے پہلے بایاں پاؤں رکھتا ہے اس لئے کہ داہنا پاؤں افضل ہے مسجد میں جانے کے لئے ہے پاخانہ میں اُس کو پہلے داخل کرنا بے ادبی ہے جانے سے پہلے وہ ایک دعا پڑھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔	یعنی میں ایک عاجز انسان ہوں نجاستوں میں مبتلا ہوں اے اللہ تو ہی مجھے پاک کریگا تو میں پاک ہونگا۔

Scanned with CamScanner

پاخانہ میں جاکر اُتنا ہی جسم کھولتا ہے جس کی ضرورت ہے سر کو جھکائے ہوئے زمین پر نگاہ رکھتا ہے اُس کی عاجزی، اُس کی ضعیف البنیانی اس کے پیش نظر ہے وہ اپنی شرمگاہ کو نہیں دیکھتا ہے تاکہ اُس کے قوائے شہوانی میں ہیجان نہ پیدا ہو فارغ ہوکر ڈھیلے سے نجاست صاف کرتا ہے اور اُس کے بعد پانی سے استنجا کرکے پہلے داہنا پاؤں نکال کر باہر آتا ہے کہ یہ جگہ اس قابل نہ تھی کہ کوئی اپنی خوشی سے جائے مجبوراً جانا پڑتا ہے اس وجہ سے یہاں سے جلد نکلنا چاہیئے اور پہلے اپنے داہنے پاؤں کو نکالتا ہے باہر نکلکر وہ پڑھتا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔	یعنی اُس خدا کا شکر کرتا ہے جس نے اُس نجاست سے اُس کو پاک کر دیا ہے۔

اب ویدک دھرم کے سو برس کے بڈھے کو دیکھئے اُس کو پیشاب کی ضرورت ہوتی ہے نہ وہ ڈھیلا تلاش کریگا نہ پانی لے گا نہ کسی پوشیدہ جگہ سب کے سامنے سڑک پر دھوتی کھول کر موت کے دیسے ہی کھڑا ہوجائے گا تو لاجائے تو چھٹنکیوں اُس کی دھوتی میں پیشاب ہوگا اُس کو پاخانہ لگا ایک لُٹیا میں آدھی چھٹانک پانی لے کر چل دیا پاخانہ پھر کر اُس پانی سے بجائے پاک کرنے کے اور لیس لیا اور اُسی ہاتھ سے لُٹیا چھولی لُٹیا بھی ناپاک ہوئی اور وہی لُٹیا لے کے کوئیں پر آئے زمین سے مٹی لے کر اب اُن کو اس سے غرض نہیں کہ یہاں کسی نے موتا ہے یا آدمی نے پیشاب کیا ہے اُس لُٹیا کو سان لیا اور کوئیں میں غڑاپ کر دیا سارا کنواں بھی

ناپاک کر دیا۔ دیکھا یہ ہے ویدک دھرم کی تعلیم وید اپنے بھگت کو جس نے سَو برس تک اُس کی سیوا کی ہے اتنا بھی نہ بتا سکا کہ پاخانہ، پیشاب شدھ ہے یا اشدھ، پوتر ہے یا اپوتر پاک ہے یا ناپاک بخلاف مذہب اسلام کے کہ اُس نے چار برس کے بچے کو پاکی کا وہ نفیس طریقہ بتایا ہے جو ابھی آپ نے سُنا میدانِ تبلیغ میں ایک آریہ نے مجھ سے اعتراض کیا تھا کہ ساری سرشٹی پرمیشور کی طرف سے ہندو پیدا ہوتی ہے تم اُسے مسلمان کر لیتے ہو میں نے کہا یہ کیسے کہنے لگا سب کے کھال لگی رہتی ہے تم اُس کی مسلمانی کر لیتے ہو میں نے کہا واہ واہ پنڈت جی، آپ نے بڑی کرپا کی اپنے دھرم کی حقیقت میرے سامنے بیان کر دی آپ نے جتا دیا کہ ہندو دھرم ایسا پوتر ہے کہ اُس کی علامت لگانے کے لئے پرمیشور کو کوئی جگہ ہی مناسب نہ معلوم ہوئی سوا پیشاب کے مقام کے پنڈت جی اس پر بہت بگڑے کہنے لگے پرمیشور نے جس چیز کو جیسا پیدا کیا اُس کو ویسا ہی رکھنا چاہیئے میں نے کہا آپ جب پیدا ہوئے تھے آپ کے نال بھی تو لگا تھا کیوں کاٹ کے پھینک دیا لگا رہنے دیتے پیچھے کی بجائے آگے دُم رہتی وہ بھی تو پرمیشور ہی کا پیدا کیا ہوا تھا کہنے لگے وہ تو کاٹنے ہی کی چیز تھی، میں نے کہا وہ کھال بھی کاٹنے ہی کی چیز تھی جناب آدمی جب پیشاب کرتا ہے تو کچھ قطرے اُس کھال میں رہ جاتے ہیں جب چلتا ہے اور حرکت ہوتی ہے تو نکلکر اُس کی دھوتی اور پائجامہ کو

Scanned with CamScanner

ناپاک کر دیتے ہیں اسلام چونکہ پاک ہے اور پاک خدا تک پہنچا دیتا ہے اس لئے اُس نے بتایا کہ اُس کھال کو کاٹ دو کہ تمہارے پیشاب کا راستہ صاف ہو جائے اور تمہارے کپڑے پاک رہیں اب آپ خود ہی فیصلہ کرلیں۔ پنڈت جی خاموش ہو گئے یہ ہے اسلام کی حقانیت کہ وہ اس طرح اپنے حلقہ بگوشوں کو پاکی کی تعلیم دیتا ہے اور اُن کو پاک بنا کر پاک طریقہ پر چلا کر پاک خدا کی پاک بارگاہ تک پہنچا دیتا ہے عالم کے مذاہب آئیں اور اسلام کی اس ایک ادا سے مقابلہ کر دیکھیں یہ ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ	جس کو فرمایا گیا کہ بیشک پاک خدا سے پاک طریقہ پر پاک کر کے مِلا دینے والا۔

دنیا جہان میں جگ سنسار میں اگر کوئی مت ہے اگر کوئی مذہب ہے اگر کوئی دھرم اگر کوئی دین ہے تو وہ ایک پیارا اسلام ہے۔

اب دوسری دلیل سُنئے تھوڑی سی عقل والا بھی اپنی بدھی پر زور دیکر اپنے گیان سے سوچ وچار کر کے اس بات کو جان سکتا ہے کہ جو مذہب تمام دنیا کے لئے آیا ہو جو دھرم ساری سرشٹی کے لئے اُپتت کیا گیا ہے اُس کے اصول اُس کے قواعد اُس کے قوانین اُس کے سدھانت ایسے ہونے چاہئیں جن پر تمام عالم ہر آدمی ہر منش آسانی سے عمل کر سکے وید ہمیں یہ بتاتا ہے کہ پرمیشور کی پوجا کا طریقہ ہَوَن کرنا ہے۔ ہَوَن اس کا نام ہے کہ ویدی بنا کر اُسمیں آگ

جلائی جائے اور وہ میوہ اور گھی جو خدا نے ہم کو کھانے کے واسطے عطا فرمایا ہے آگ میں ڈال کر بھسم کر دئے جائیں. اول تو یہ طریقہ بالکل عقل کے خلاف ہے کہ کھانے کی چیزوں کو نہ اپنے آپ کھائے نہ کوئی محتاج اُن سے فائدہ اُٹھائے بلکہ آگ میں جلا دی جائیں کہئے اس میں پرمیشور کی کیا عبادت ہوئی. دوسرے یہ کہ پنڈت دیانند بانی آریہ دھرم ستیارتھ پرکاش تیسرے سمولاس میں لکھتے ہیں کہ ہر شخص کو روزانہ دونوں وقت کم از کم آٹھ آٹھ تولے گھی جلانا چاہیئے میں پوچھتا ہوں ایک آریہ سخت غریب اور کنگال ہے اُس کو کھانے کے لئے بھی رتی بھر گھی نہیں ملتا تو وہ روزانہ آٹھ تولے گھی کہاں سے لاکر پرمیشور کی پوجا کر سکے گا کیا وید اُس پر فرض کرے گا کہ وہ چوری کر کے یا ڈاکہ مار کے چار ماشہ گھی مہیا کرے اور اپنے پرمیشور کو پوجے یا فرض کیجئے ایک شخص جنگل میں ہے دیا سلائی یا اور کوئی طریقہ آگ سُلگانے کا اُس کے پاس نہیں وہ کیوں کر اپنے مالک کی عبادت کرے تو معلوم ہوا کہ ویدک دھرم پر ساری سرشٹی عمل نہیں کر سکتی ہے بخلاف مذہب اسلام کے کہ وہ فرماتا ہے نہ تم پاگلوں کی طرح میوہ آگ میں جلاؤ نہ گھی جلا کر ہوا میں دُرگندو چراہند پیدا کرو بلکہ جب نماز کا وقت آئے پانی سے اپنے ہاتھ، مُنھ، پیر، سر کو پاک کر کے خدائے واحد قدوس کے حضور اُس کی عبادت کے لئے کھڑے ہو جاؤ پانی نہ ملے تو مٹی اور مٹی کی جنس کی تمام چیزیں پاک اور پاک کر دینے والی بنا دی گئی ہیں کوئی ضرورت

Scanned with CamScanner

پانی کی نہیں اُنہیں سے تیمم کر کے نماز پڑھ سکتے ہو اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہیں بیٹھ کر پڑھ سکتے ہو بیٹھنے کی قوت نہیں لیٹ کر پڑھ سکتے ہو۔ دیکھئے یہ ہے اسلام کی تعلیم کہ ہر شخص اس پیارے مذہب میں اپنے خدا کی عبادت کر سکتا ہے اسی کو فرمایا گیا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کہ اگر کوئی عالمگیر مذہب ہے اگر کوئی دین تمام دنیا کو اپنے دامن رحمت میں لینے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ پیارا مذہب اسلام ہے جو امیر، غریب، مالدار، مفلس، طاقتور، کم زور تندرست، بیمار، سب کو خداوند قدوس کے دربار میں یکساں حاضر کر دیتا ہے بخلاف وید کے کہ امیروں کے سوا غریب اُس پر عمل نہیں کر سکتا۔ تیسری دلیل ملاحظہ فرمائیے ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرا مذہب جب قبول کیا جاتا ہے تو اس کی وجہ صرف یہی ہوتی ہے کہ یہ دھرم، یہ مذہب ہم کو اگلی زندگی میں نجات، آزادی، مکتی مُوکش دلا دیگا اس کے لئے ہمیں پہلے یہ دیکھنا ہے کہ جس مذہب کو ہم قبول جس دھرم کو ہم گرہن کرنا چاہتے ہیں آیا وہ ہماری نجات کا ذمّہ لیتا بھی ہے یا نہیں اور اگر لیتا ہے تو اپنے اس قول میں سچا ہے یا نہیں مگر ویدک دھرم تو ہماری نجات دلانے سے خاموش رہنا درکنار صاف صاف انکار کر رہا ہے پنڈت دیانند ستیارتھ پرکاش کے ساتویں سملاس صفحہ ۲۰۸ میں لکھتے ہیں۔

پرمیشور اپنے بھگتوں کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہیں پھر جواب دیتے ہیں نہیں کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اُس کا انصاف جاتا رہے اب

اب تو آپ نے سمجھ ہی لیا وید کو نہ ماننا آپ کے نزدیک پاپ ہے اب آپ نے اس کی شدھی کی وہ وید کو ماننے لگا اُس کے سدھانتوں پر چلنے لگا ایشور کا بھگت ہوگیا مگر اُس کو فائدہ کیا ہوا اُس کا وید کو نہ ماننے کا پاپ ویسے کا ویسا ہی باقی رہا پھر ویدک دھرم سے کیا نفع پہنچ سکتا ہے اب تو ویدک دھرم نجات دلانے سے صاف انکار کر رہا ہے بخلاف اسلام کے کہ وہ فرماتا ہے۔

مَنْ تَابَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ۔	ترجمہ:۔ جو شخص توبہ کرے اور اچھے کام کرے تو اللہ تعالےٰ اُن کے بُرے کاموں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔

دیکھئے یہ ہے اسلام کی رحمت والی ندا کہ آواز بلند فرما رہا ہے کہ تم بھنگی ہو یا چمار ہو، شودر ہو یا ملیچھ ہو، پاپی ہو یا مہا پاپی ہو، ناستک ہو یا ادھرمی ہو کیسے ہی گنہگار ہو کیسے ہی روسیاہ ہو کیسے ہی سیاہ کار ہو کیسے ہی کافر مشرک بُت پرست ہو آؤ میرے رحمت والے دامنوں میں چھپ جاؤ میرا پاک کلمہ پڑھو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ پھر تمہارا نجات دلانا میرا ذمہ نجات تو نجات تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدلوا دوں گا۔ اسی کو فرمایا گیا۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ کہ دنیا میں اگر کوئی مذہب نجات دلانے والا ہے تو وہ ایک پیارا مذہب اسلام ہے

چوتھی دلیل سُنئے۔ ایک پادری ایک یہودی ایک آریہ اور ایک مسلمان

سب مل کر مشورہ کریں کہ جاپان یا چین چل کر اپنے اپنے مذہب کی اشاعت کریں مگر شرط یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص کوئی کتاب نہ لے جائے۔ پادری صاحب تو ہٹ جائیں گے اور کہیں گے صاحبو مجھے بائبل یاد نہیں میں بغیر کتاب کے اپنا مذہب کیوں کر پھیلا سکوں گا یہودی کہے گا مجھے توریت یاد نہیں میں بھی اس شرط سے مجبور ہوں اور پنڈت جی کو تو ایک عجیب حیرانی پریشانی سوار ہو جائے گی اور کہیں گے صاحبو چار ویدوں میں مجھے ایک بھی یاد نہیں مگر مسلمان کا ایک آٹھ برس کا بچہ کھڑا ہو گا اور کہہ دیگا ہاں اے پادری صاحب تم نہ جاؤ اور اے پنڈت جی تم بھی نہ جاؤ مگر میں ایک اسلامی فرزند تیار ہوں مجھے کسی کتاب کی ضرورت نہیں میرے پیارے مذہب کی پیاری کتاب میرے سینے میں موجود ہے اور وہاں جا کر بسم اللہ پڑھ کر الحمد سے والناس تک سارا قرآن عظیم سنا کر اپنے پیارے مذہب کی اشاعت کرنے لگے گا۔ یہ ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کہ بیشک اگر کوئی مذہب عالم کے چپہ چپہ اور گوشہ گوشہ پر اپنی سلطنت و شہنشاہی کر سکتا ہے تو وہ ایک پیارا مذہب اسلام ہے۔

پانچویں دلیل ملاحظہ کیجئے۔ یہ تو اسلام کا دعویٰ ہے کہ میں حق اور سچا مذہب ہوں۔ میں ستیہ دھرم اور پرم دھرم ہوں جو منش جو آدمی مجھے نہ قبول کرے مجھے نہ گرہن کرے مجھے چھوڑ دے مجھے تیاگ دے وہ کافر، ملحد، ناستک ادھرمی ہے۔ جہنم، دوزخ، گھور نرک میں پڑے گا۔ مگر ہر دعوے کے لئے گواہ

ہونے ضرور ہیں اسلام بھی اپنے دعوے کی سچائی پر قرآن پاک کو گواہ پیش کرتا ہے اب ذرا قرآن اور وید کا مقابلہ کر دیکھیئے اول تو ویدوں میں کس قدر تغیر و تبدل ہوا ہے پنڈت دیانند ستیارتھ پرکاش گیارہویں سملاس صفحہ ۳۷۰ پر اس بات کا اقراری ہے کہ رگوید کی اکیس شاخیں تھیں یجروید کی ایک سو ایک سام وید کی ایک ہزار اتھروید کی نو اُن میں سے تھوڑی ملتی ہیں بقیہ گم ہو گئی ہیں لیجئے جس کتاب کو ایشوری گیان کہا جاتا ہے اُس کا ٹھکانا نہیں رہا یہ معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ کتنا ان میں سے کم ہوا ہے اور کتنا زائد۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج تمام عالم کے آریوں کو چیلنج ہے آئیں اور اپنے ویدوں کی اگنی وایو آدیتہ انگرا تک سند تو بیان کریں کہ اُن رشیوں سے ان آریوں تک کس کس ذریعہ کس کس وسیلہ سے دید پہنچے اور وہ وسائل معتبر تھے یا غیر معتبر مگر بحمدہ تعالےٰ کسی میں یہ ہمت نہ ہے اور نہ ہو سکتی ہے کہ ویدوں کی رشیوں تک اسناد پیش کر سکے بخلاف قرآن عظیم کے کہ آج بفضلہٖ تعالیٰ ہر عالم دین ہر قاری قرآن پاک کی سند اپنے استاذ سے لے کر حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک بلکہ خود رب العٰلمین جَلّ جلالہٗ تک بیان کر سکتا ہے اور یہ بتا سکتا ہے کہ فلاں نے فلاں سے پڑھا اور اُس نے فلاں سے پڑھا حتیٰ کہ اس نے حضور سید عالم صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے اور حضور نے جبریل امین علیہ السّلام سے اور انہوں نے رب العٰلمین سے۔ پھر حفاظت کا طریقہ وہ رکھا ہے کہ دُنیا زمانہ سے نرالا

پتھر ٹوٹ سکتے ہیں کاغذ گل سکتا ہے لکڑی کے ٹکڑے جل سکتے ہیں۔ لوہا، پیتل یا اور دھات زمین کھا سکتی ہے مگر قرآن پاک ان سب سے علاوہ سینوں میں محفوظ رکھا گیا جہاں نہ چور چرا سکے نہ ڈاکو لوٹ سکے پھر اس کے جلوے دیکھئے تو عالم کے اقطار و اکناف کو منور کر رکھا ہے مسلمان تو مسلمان کفار کے گھروں میں بھی موجود ہے ترجمے اس کے اردو، فارسی، پشتو، پنجابی، بنگالی، گجراتی، بھاشا سنسکرت، انگریزی، جرمنی، لاطینی، اطالوی، ترکی غرض ہر زبان میں موجود ہیں بخلاف وید کہ وہ اب تک اپنی کال کوٹھری سے باہر نکلا ہی نہیں آریہ دھرم کے موافق اُس کا صحیح ترجمہ اب تک کسی زبان میں ہوا ہی نہیں۔ پھر قرآن مقدس کی اشاعت دیکھئے تو وہ بھی اپنی نرالی شان، انوکھی آن رکھتی ہے اول تو ہر مسلمان پر ہر روز پانچ وقت بیس۲۰ رکعتوں میں قرآن عظیم کا کچھ حصہ پڑھنا فرض فرما دیا سنتیں اور نفل اس کے علاوہ ہیں اور پھر سال بھر میں ایک خاص مہینہ اس کی اشاعت کے لئے مقرر کر دیا گیا جس کا نام رمضان مبارک ہے۔ اللہ اللہ اس مبارک مہینے کی آمد کا مسلمان کس شوق کیسے ذوق سے انتظار کرتے ہیں ۲۹ شعبان ہے مغرب کا وقت ہے مسلمان اس شوق میں کہ قرآن پاک کے سننے کا زمانہ آگیا ہے مطلع پر نگاہیں دوڑا رہے ہیں اور مثل تلاش محبوب گم شدہ ہلال رمضان کی جستجو میں نہایت بے قراری کے ساتھ نظریں آسمان پر چکر لگا رہی ہیں کہ یکبارگی چاند نظر آیا اور بے ساختہ سب کی زبان سے نکل گیا "چاند مبارک" اب کیا

Scanned with CamScanner

تھا چہل پہل ہونے لگی دھومیں مچ گئیں تمنائیں مزے پر ہیں اُمنگیں جوش پر ہیں قرآن پاک سُننے کا شوق ہے کہ بڑے سے لے کر چھوٹے تک بُڈھے سے لے کر بچے تک ہر ایک کے دل کا چین اور جان کا آرام ہے۔ اب اسلام کا حکم ہے کہ دن کو روزہ رکھو کھانے پینے جماع غرض نفسانی لذات ثلاثہ سے باز رہو کہ تمہارا قلب پاک ہو جائے اُس میں روحانیت پیدا ہو اُس کے بعد قرآن پاک سنو تاکہ اُس کے فیوض و انوار سے مستنیر و مستفیض ہو سکو شام کا وقت ہے دن بھر کے بھوکے پیاسوں تھکے ہاروں نے روزہ کھولا ہے کچھ تھوڑا سا کھایا پیا ہے نفس کہتا ہے ذرا آرام کرو چارپائی پر لیٹے ہیں جی اُٹھنے کو نہیں چاہتا کہ ناگاہ مؤذن اذان دیتا ہے آرام و راحت پر لات مار کر نفس کو ملامت کرتے ہوئے قرآن پاک کے عاشق دوڑے چلے جا رہے ہیں کلام ربانی کا عشق ہے کہ اپنے متوالوں کو بیتاب کئے ہوئے دربار الٰہی تک لئے جا رہا ہے اب مسجد میں پہنچے اسلام نے حکم دیا کہ پہلے وضو کرو یعنی پاک ہو لو پھر فرض ادا کرو کہ اُس کی نورانیت سے تمہارا قلب منور ہو جائے اور پھر دو سنتیں پڑھو اُس پیارے آقائے نامدار محبوب کردگار سرکار ابد قرار مالک و مختار شہنشاہِ تاجدار سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد میں جن کے مبارک ہاتھوں سے یہ قرآن تمہیں ملا۔ اب اس کے بعد ایک امام کھڑا ہوتا ہے تمام مقتدی اُس کے پیچھے خداوند قدوس کے حضور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اب سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ

کا فرمان شہنشاہ مقتدر کا کلام پڑھا جا رہا ہے اُس کے بندے حضور قلب سے
مؤدب ہاتھ باندھے کھڑے ہوئے سُن رہے ہیں اب اس وقت نہ اُنہیں اپنی
اولاد کا خیال ہے نہ مال کا نہ اپنے اعزّا اقربا کا۔ قرآن ہے اور اُن کے
ایمان کی جان ہے اور جان کا ایمان ہے۔ ایک مہینے میں اگر شمار کیا جائے
تو اسلامی دنیا میں لاکھوں بلکہ کروڑوں قرآن پاک ختم ہو جاتے ہیں اَلْعَظْمَۃُ
لِلّٰہِ کیا کوئی مذہب اسلام کے مقابل اپنی کتاب کی اپنے ماننے والوں میں
ایسی جلالت وسطوت ایسی اشاعت بتا سکتا ہے حاشا۔ یہ ہے اِنَّ
الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کہ اگر کوئی مذہب عالمگیر ہو کر دنیا میں آیا
ہے تو وہ ایک پیارا مذہب اسلام ہے قرآن پاک میں کمی بیشی ہونا تو در
کنار ایک نقطہ کی کمی زیادتی اپنے مقام سے تغیر تبدل نہ کبھی ہوا نہ ہو سکتا
ہے یہ ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کہ اگر کوئی مذہب الٰہی فرمان
کو اپنے پاس محفوظ رکھتا ہے تو وہ ایک پیارا مذہب اسلام ہے۔

چھٹی دلیل سُنئے۔ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ میں کسی آدمی سے بات نہیں کرنا
چاہتا ہوں نہ پنڈت جی بولیں نہ مولوی صاحب میں دونوں کی کتابوں سے سوالات
کرتا ہوں جس کی کتاب میرے جوابات دے دیگی میں اُسی کو مانوں گا۔ اب
وہ وید سے پوچھتا ہے وید بھگوان آپ ہمیں اُپدیش دیجئے آپ ہمیں بتائیے
کہ آپ کس کا کلام ہیں تو وید کے اندر کہیں اس کا ذکر ہی نہیں کہ وید ایشوری
الہام ہے وید مہاراج خاموش ہیں وہ پوچھتا ہے آپ کی حقانیت پر کیا

Scanned with CamScanner

دلیل ہے تو وید خاموش وہ پوچھتا ہے جیسے آپ پہلے تھے ویسے اب بھی ہیں یا کچھ فرق ہو گیا ہے تو وید خاموش مگر پنڈت دیانند اپنے وید کو خاموش دیکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ ہاں ویدوں کی بہت سی شاخیں گم ہو گئی ہیں جن کا پتہ نہیں وہ پوچھتا ہے آپ کس پر نازل ہوتے تو وید خاموش وہ پوچھتا ہے جس پر آپ اترے اس کے اوصاف بیان کیجئے تو وید خاموش وہ پوچھتا ہے آپ کی باتیں یقینی ہیں یا ان میں شک بھی ہو سکتا ہے تو وید خاموش وہ پوچھتا ہے آپ سنسار میں کس کارن سے کس لئے پدھارے ہیں تو وید خاموش وہ پوچھتا ہے ہم اپنے پر میشور کی پوجا کیسے کریں تو وید خاموش وہ پوچھتا ہے کون سا مذہب کون سا دین سچا ہے تو وید خاموش وہ پوچھتا ہے جو لوگ آپ کو مانیں ان کو کیا ملے گا اور جو نہ مانیں ان کو کیا سزا بھگتنی ہو گی تو وید خاموش۔ غرض وید میں کسی بات کا ذکر نہیں نام نہیں وہ شخص خوشامد کرتے کرتے منتیں کرتے کرتے پنڈیاں پڑتے پڑتے ہاتھ جوڑتے جوڑتے تھک گیا مگر وید بھگوان کی چپ نہ ٹوٹنی تھی نہ ٹوٹی۔ اب وید سے مایوس ہو کر قرآن پاک کے دربار میں حاضر ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے اے پیارے قرآن آپ ہمیں بتائیے کہ آپ کس کا کلام ہیں تو وہ فرماتا ہے۔

تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ | میں رب العلمین کا اتارا ہوا اس کا کلام ہوں۔

وہ پوچھتا ہے آپ کی حقانیت پر کیا دلیل ہے تو وہ فرماتا ہے۔ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

یعنی دنیا میں دو ہی قسم کی چیزیں ہیں ایک انسان کی بنائی ہوئی ایک خدا کی پیدا کی ہوئی انسان کی بنائی ہوئی چیز خواہ وہ کوئی کلام ہو یا کمال غرض اُس کا مثل انسان بنا سکتا ہے اور کوئی انسان آدمی کی بنائی ہوئی چیز کے بے مثل ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور اگر کریگا تو فوراً دوسرا انسان اُس کے مثل بنا کر اُس کے دعوے کو غلط ثابت کر دیگا۔ غالب جو زبان اُردو کا مجدد سمجھا جاتا ہے وہ ایک سہرا کہتا ہے اور مقطع میں اُس کی بے مثلی کا دعویٰ کر دیتا ہے اور کہتا ہے ؎

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں ؛ دیکھیں اس سہرے سے کہدے کوئی بڑھکر سہرا

دوسرے ہی دن حضرت ذوق رحمہ اللہ اُس سے عمدہ سہرا بنا کر پیش کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ؎

جسکو دعویٰ ہو سخن کا یہ سُنا دو اس کو ؛ دیکھ اسطرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا

غالب مان لیتا ہے اور اپنا دعویٰ واپس لیتا ہے معافی مانگتا ہے اور کہتا ہے ؎

منظور تھا گزارشِ احوال واقعی ؛ اپنا بیانِ حُسنِ طبیعت نہیں مجھے
مقطع میں آپڑی تھی سخن گسترانہ بات ؛ مقصود اس سے قطع محبت نہیں مجھے
اُستاد شہ سے ہو مجھے پرخاش کا خیال ؛ یہ تاب یہ مجال یہ طاقت نہیں مجھے

غرض اسی طرح تمام مصنوعات انسانی میں کسی چیز کی بے مثلی کا دعویٰ نہیں ہو سکتا اور اگر ہو تو فوراً دوسرا اُس کے مثل بلکہ اُس سے بڑھ کر بنا دیگا اور

Scanned with CamScanner

اُس دعوے کو غلط ثابت کر دیگا۔ اور دوسری قسم وہ چیزیں ہیں جو خدا کی بنائی ہوئی ہیں اُن کا مثل انسان نہیں بنا سکتا عالم کے کاریگروں، اُستادوں، پادریوں پنڈتوں، گیانیوں مہاگیانیوں، عالموں سائنسدانوں سب مردوں، عورتوں، بچوں جوانوں، بُڈھوں، پرشوں، استریوں، پنسنکوں سب کو جمع کر لو اور ایک پیڑ کا پتا توڑ کر اُن کے سامنے پیش کرو اور اُن سب کو چیلنج دو کہ یہ پتا بے مثل ہے اور اگر بے مثل نہیں تو تم میرے دعوے کو غلط ثابت کر دو سارا جہان ملکر اپنی پوری طاقت صرف کر کے اس پتے کا مثل بنا دو وہ سب حیران ہو جائیں گے، پریشان ہو جائیں گے، کوشش کرتے کرتے تھک جائیں گے مر جائیں گے، مٹ جائیں گے، فنا ہو جائیں گے، سڑ جائیں گے، گل جائیں گے مگر اُس پتے کا مثل نہیں بنا سکیں گے کیوں اس لئے کہ وہ پتا خدا کا بنایا ہوا ہے اور خدا کی بنائی چیز کا مثل انسان نہیں بنا سکتا۔ بس یہی میری حقانیت کی آفتاب سے زیادہ روشن دلیل ہے جس کے جگمگاتے جلووں کے آگے سورج کی آنکھیں بھی ماند ہیں۔ تیرہ سو برس سے میرا یہ دعویٰ تمام عالم کے سامنے فصحا و بلغائے عرب کے آگے پیش ہے کہ اگر تمہیں میرے کلام الٰہی ہونے میں شک ہے بلکہ تم یہ کہتے ہو کہ یہ کسی انسان کا کلام ہے اور ظاہر ہے کہ انسان کی بنائی ہوئی چیز کے مثل انسان بنا سکتا ہے تو تم تمام عالم سارا جہان ملکر میرے مقابل میری ایک چھوٹی ہی سی سورت کا مثل بنا کر

Scanned with CamScanner

پیش کردو یہ وہ زبردست بُرہان ہے جس کے جواب سے زمانہ ہمیشہ سے عاجز ہے اور عاجز رہے گا۔ یہ وہ تحدی ہے یہ وہ معارضہ تھا جس کی ہیبت نے ہاتھوں سے قلم چھڑا دئے، بولنے والی زبانیں ساکت بلکہ گونگی ہوگئیں قلم کی جگہ ہاتھ میں تلوار لینا پڑی اور میری ایک آیت کا نظیر پیش کرنے کے بدلے میرے دشمن خون کی ندیاں بہانے کے لئے تیار ہوگئے۔ بلغائے عرب کی ہمتیں پست پڑ گئیں اور انہوں نے عملی طور پر اپنے عجز کا اعتراف کیا اور اب تک زمانہ میری ایک سورت کا مثل پیش کرنے سے عاجز ہے تو کیا آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت نہ ہو لیا کہ میں ہرگز کسی انسان کا بنایا ہوا نہیں ہوں بلکہ اُس خدائے واحد قدوس جل جلالہٗ کا کلام ہوں جس کی ہر چیز بے مثل و بے نظیر ہے۔ وہ پوچھتا ہے آپ کے اندر کوئی تغیّر و تبدّل تو نہیں ہوا تو قرآن فرماتا ہے اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ میری حفاظت خود میرا نازل کرنے والا اللہ عزّ وجل کر رہا ہے مجھ میں ایک حرف زیر زبر نقطہ تک کی کمی زیادتی تغیّر تبدّل محال اور ناممکن ہے۔ وہ پوچھتا ہے آپ کس پر نازل ہوئے تو قرآن فرماتا ہے نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ میں محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر نازل ہوا ہوں۔ وہ پوچھتا ہے جس پر آپ نازل ہوئے اُس کے اوصاف بیان کیجئے تو قرآن فرماتا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اللہ کے رسول ہیں اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ وہ بڑے عظیم خلق پر ہیں اُن کے اوصاف کریمہ

کا خلاصہ اتنا ہی سمجھ لو کہ وہ عظیم ہیں تمہاری عقول سے وراہیں اُنہیں اُنکے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اسی قسم کی صدہا آیات ہیں اُنہیں پڑھ لو وہ پوچھتا ہے اُن کا مرتبہ اُن کے رب کے حضور کتنا ہے قرآن فرماتا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى اتنا ہی سمجھ لو کہ وہ خدا کے ایسے محبوب ہیں کہ خود خدا اُن کا رضا جو ہے اُن کی مرضی کے موافق تمام نظام دنیا و انتظام آخرت ہوا اور ہے اور ہو گا وہ پوچھتا ہے ہم خدا کی اطاعت کیسے کریں تو قرآن فرماتا ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جو خدا کی اطاعت کرنا چاہے تو اُس کے رسول محمد مصطفٰے صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اُن کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔ وہ پوچھتا ہے ہم خدا کی محبت کیوں کر حاصل کریں تو قرآن فرماتا ہے ــــ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اگر خدا سے محبّت کرنا چاہتے ہو تو اُس کے حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام بغدہٗ فرمان حلقہ بگوش بن جاؤ خدا خود تمہیں اپنا محبوب بنا لیگا وہ پوچھتا ہے جن پر آپ نازل ہوئے اُن کے ساتھی کیسے ہیں تو قرآن فرماتا ہے وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُن کا مرتبہ کیا پوچھتے ہو خلاصہ اتنا سمجھ لو کہ اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ وہ پوچھتا ہے آپ کہاں اُترے تو قرآن

فرماتا ہے اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا میں عربی ہوں عرب شریف میں اُترا ہوں وہ پوچھتا ہے آپ کس مہینے میں نازل ہوئے تو قرآن فرماتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ میں پہلی بار جب دنیا میں تشریف لایا ہوں تو رمضان شریف کا مہینہ تھا وہ پوچھتا ہے آپ پہلے پہل رات کو تشریف فرما ہوئے تھے یا دن کو تو قرآن فرماتا ہے اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ میں شبِ قدر میں اُترا ہوں وہ پوچھتا ہے کونسی تاریخ تھی تو قرآن تین بار لَيْلَةُ الْقَدْرِ فرما کر اشارہ فرما دیتا ہے کہ لیلۃ القدر میں ۹ حروف ہیں ۹ کو ۳ میں ضرب دینے سے ۲۷ ہوتے ہیں یعنی ۲۷ رمضان مبارک شب قدر میں پہلی بار میرا نزول ہوا۔ وہ پوچھتا ہے آپ ایک ہی بار سب کا سب کیوں نازل نہیں ہو گئے تھوڑا تھوڑا کر کے کیوں تشریف لائے تو قرآن فرماتا ہے كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ اس لئے کہ خدا کے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مجھے آسانی سے یاد فرمالیں۔ یاد کرنے میں انہیں تکلیف نہ ہو۔ وہ پوچھتا ہے آپ کی باتیں یقینی ہیں یا نہیں قرآن فرماتا ہے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ میں وہ بلند رتبہ کتاب ہوں کہ مجھ میں شک و شبہ کو گنجائش ہی نہیں وہ پوچھتا ہے آپ کس لئے تشریف لائے ہیں قرآن فرماتا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ میں ڈر والوں کو ہدایت کرنے کے لئے تشریف لایا ہوں وہ پوچھتا ہے ہم خدا کی عبادت

Scanned with CamScanner

کس طرح کریں قرآن فرماتا ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ وَعَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ۔ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، روزہ رکھو، حج بیت اللہ کرو یہ خدا کی عبادت کے طریقے ہیں وہ پوچھتا ہے ہم آپ کے پاس کیوں کر آسکتے ہیں قرآن فرماتا ہے لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ میرے پاس اگر آنا چاہو تو پہلے خوب پاک ہو لو بغیر پاک ہوئے مجھے ہاتھ نہیں لگا سکتے وہ پوچھتا ہے کونسا دین سچا ہے تو قرآن فرماتا ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ بے شک اللہ کے نزدیک سچا دین اسلام ہے۔ وہ پوچھتا ہے آپ کو ماننے کی کیا جزا اور نہ ماننے کی کیا سزا ہے تو قرآن فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَہُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِیْنَ فِیْہَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْہَا حِوَلًا ۝

جو لوگ مجھے مانتے ہیں مجھ پر ایمان لاتے ہیں اُن کی مہمانی جنت الفردوس ہے وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے کبھی نکلنے کے نہیں۔

اور فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَہْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا اُولٰٓئِکَ ہُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ ۝	جو لوگ مجھے نہیں مانتے ہیں میرے ساتھ کفر کرتے ہیں خواہ وہ نصاریٰ و یہود ہوں یا مجوس و آریہ و ہنود یا اور مرتدین عنود سب دوزخ میں ہمیشہ رہینگے اور وہ تمام مخلوقات سے بدتر ہیں۔

Scanned with CamScanner

اور فرماتا ہے:

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ	جو لوگ زبان سے میرے ماننے کا دعوے کریں اور باطن میں مجھ سے انکار رکھیں ان سب کا ٹھکانا جہنم ہے۔

جیسے میں مشرکین کی دوستی کو حرام بتاؤں اور یہ لوگ اُسے حلال ٹھہرائیں میں مشرکین کو شر البریہ فرماؤں اور یہ لوگ اُسے لیڈر، رہبر، رہنما، امام، مہاتما بالقوۃ نبی مذکر مبعوث من اللہ وغیرہ کہیں یہ اور اس قسم کے سب لوگ وہابیہ، گاندھویہ، نیچریہ، روافض، قادیانیہ، چکڑالویہ سب کے سب منافق ہیں اور ان سب کا ٹھکانا جہنم ہے۔

مسلمان بھائیو! دیکھا آپ نے قرآن مقدس نے تمام سوالات کے جوابات دے دئے اور وید کی مُہر نہ کھلی نہ کھُلے اب فرمائیے وہ شخص مسلمان ہو گا یا نہیں۔ ضرور ہو گا اس لئے کہ اُس کے تمام شرائط قرآن پاک نے پورے فرما دئے ہیں یہ ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ دُنیا جہان میں جگ سنسار میں خدا کے نزدیک سچا مذہب، ستیہ دھرم ایک دین اسلام ہے۔ پیارے بھائیو دیکھا آپ نے یہ ہے ہمارا پیارا مذہب جس کی حقانیت کے جگمگاتے آفتاب کے حضور تمام خفاشانِ مذاہب باطلہ کی آنکھیں خیرہ اور بے بصارت ہیں جس کی بارگاہ صولت پناہ کی دہلیز سطوت

آج دنیا کے مذاہب و اَدیان اپنی جبین خم کرنے پر مجبور ہیں. افسوس آج اُس پاک مقدس دین پر ایسے سڑیل مذہب والے ایسے ناپاک حملے کریں اور مسلمان یوں خاموش رہیں آہ کیا تم ایسے بے غیرت ہو گئے ہیہات کیا تمہارے اندر اپنے سچے مذہب کا ایسا بھی درد نہیں جیسا باطل پرستوں کو اپنے جھوٹے دھرم کا ہے کیا تمہارے دل واقعی مُردہ ہو چکے ہیں کیا اب بھی تمہاری رگِ حمیت وغیرت نہیں پھڑکے گی اگر ہاں واقعی ایسا ہی ہے تو بہتر یہ ہے کہ مرنے سے پہلے مرجاؤ اور چلو قبر کے اندر سو رہو ایسی بے غیرت زندگی مرنے سے بدتر ہے کہ اپنے پیارے دین، پیارے قرآن، پیارے رسول، پیارے رحمان کی مقدس شان میں ایسے ملعون کلمے سُنیں باغ اسلام کو یوں لٹتا دیکھیں اور دم سادھے بیٹھیں رہیں اُٹھو، جاگو، ہوشیار ہو، بیدار ہو بہت سو چکے سونے کا نتیجہ بھی بھگت چکے کیا تم ابھی اپنی پاداش کو نہیں پہنچے برائے خدا اب ہندوؤں سے ہوشیار ہو اُن سے نفرت کرو اُن سے اتحاد و داد توڑو، اپنا رشتہ پیارے اسلام سے جوڑو، مشرکین سے اپنا تعلق توڑو کیا اب اُس وقت کا انتظار ہے جب معاذ اللہ اسلام کا لہلہاتا باغ خدا ناکردہ تمہاری آنکھوں کے سامنے اُجاڑ ڈالا جائے اُس کی بلبلوں کو ذبح کر دیا جائے اُس کے غنچوں کو مَسل کر پھینک دیا جائے اُس کے پھول پتیاں سب ایک دم سے کُمہلا جائیں. اُٹھو. اللہ پھر رسول جل و علا و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر بھروسہ کر کے دین الٰہی کی حمایت کے لئے

کر ہمت چست باندھو آج اعدائے دین تمہارے اس پیارے مذہب اسلام کے مٹانے کے لئے اپنے سونے چاندی کو پانی کی طرح بہا رہے ہیں تم بھی تیار ہو جاؤ اور جو جماعت رضائے مصطفےٰ کے کام کر رہی ہے جو جماعت کفار کی تمام تر مساعی ضارہ کے باطل کرنے میں کوشش کر رہی ہے جس کا وفد اسلام مردانہ وار اللہ اکبر یا رسول اللہ کہکر دشمنوں کے نرغے میں کود پڑا ہے اور بحمدہ تعالیٰ مولیٰ عزوجل اور اُس کے حبیب اکمل نے اُسے امید سے زیادہ فتح و نصرت بھی عطا فرمائی ہے دامے، درمے، قدمے، قلمے، سخنے اُس کی امداد و اعانت کرو مولےٰ عزوجل آپ کو اور مجھے اپنے دین پاک کی حمایت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں آئندہ صحبت میں قرآنی توحید اور ویدک توحید کا مقابلہ انشاء المولےٰ تعالےٰ دکھاؤں گا وصلی اللہ تعالےٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد والہ وصحبہ اجمعین وابنہ وحزبہ یا ارحم الراحمین ویا اکرم الاکرمین۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ۝

حضور شیر بیشۂ سنّت کی عاداتِ کریمہ

ہر بیان میں سرکار اعلیٰحضرت کے فضائل و مناقب بیان کرنا۔ سرکار اعلیٰحضرت کی عظمت و رفعت سنیوں کو بتانا۔ قلوب اہلسنت میں اعلیٰحضرت کی محبت جمانا۔ آپ کی عادت ہی نہیں بلکہ طبیعت ثانیہ تھی۔ کیوں یہ محبت ذریعہ ہے اور زینہ ہے محبت محبوب رب العلمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کا۔ اور بعض بیانات میں دو دو ڈھائی ڈھائی گھنٹے حضور اعلیٰحضرت کے فضائل و مناقب اور آپ کی کسی ایک نعت پاک کے ایک ہی شعر کی تشریح میں گزار دیتے اور حاضرین پر کیف و مستی کا عالم طاری ہوتا۔

سنی بھائیوں سے محبت فرماتے۔ اگرچہ وہ پھٹے لباس میں ہوتا۔ جب اس کا سنی ہونا معلوم ہو جاتا تو اس پر بہت مہربانی فرماتے تھے۔ اس کو سینہ سے لگاتے تھے۔ اور اگر وہ ضرورت مند ہوتا تو اس کی مالی خدمت بھی فرماتے تھے۔ اپنی نجی مجلسوں میں بھی حضور سیدنا اعلیٰحضرت قبلہ کے فضائل و مناقب بیان فرماتے رہتے۔ بدمذہبوں، بددینوں خصوصاً وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں تبلیغیوں، قادیانیوں، رافضیوں، خارجیوں کے کفری عقیدوں سے سنیوں کو برابر واقف کراتے رہتے۔ اور ان سے دور رہنے کی تلقین فرماتے رہتے۔

Scanned with CamScanner

حکم شرعی بیان کرنے میں کبھی کسی کی رعایت نہ فرماتے اور اس حکم شرعی کے ظاہر فرمانے میں کسی بڑے سے بڑے کے رعب سے مرعوب نہ ہوئے اور کسی کی شخصیت ان کی زبان و قلم کو روک نہ سکی۔ نہ کسی کا خزانہ آپ کو خرید سکا

نماز پنجوقتہ جماعت کے ساتھ ادا فرمانے کا خاص خیال فرماتے۔ حتی کہ سفر میں بھی اس کی پابندی لازمی طور پر ہوتی۔ وضو فرماتے وقت مسواک ضرور استعمال فرماتے۔ اور وضو میں فرائض تو اہم ہیں سنن و مستحبات بھی پابندی سے ادا فرماتے۔ نماز فجر کے بعد اوراد و وظائف کے بعد قرآن عظیم کے تین پارے ضرور تلاوت فرماتے۔ ٹرین، حد یہ کہ بیل گاڑی کے سفر میں بھی تلاوت جاری رہتی۔ دلائل الخیرات شریف، حزب البحر شریف اور اعمال و وظائف آپ کے ہمیشہ کے معمولات میں داخل تھے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد کافی دیر تک اوراد و وظائف کا سلسلہ جاری رہتا۔

حضور شیر بیشۂ سنت کے نصائح ضروریہ

اول یہ کہ اسلام و سنیت پر تصلب و پختگی اور مضبوطی سے قائم رہنا۔ دوم۔ دشمنان خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قطعاً دور رہنا جیسے وہابی دیوبندی، الیاسی، تبلیغی، ندوی، کفوری، مرزائی، رافضی اور مودودی وغیرہم۔ اپنی کسی غلطیات کو صحیح ثابت کرنے اور اس کی غلط تاویل کرنے کی ہرگز کبھی کوشش نہ کرنا۔ غلطی کو غلطی ماننا اس سے رجوع کرنا حق پسندی ہے۔

Scanned with CamScanner

مدرسہ گلشن رضا کولمبی ناندیڑ کے پنج سالہ طباعتی و اشاعتی کارنامے

از سنہ ۱۴۲۲ھ تا سنہ ۱۴۲۷ھ جو کتابیں یہاں سے طبع ہوئیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) تین اعتقادی رشتے (رد غیر مقلدین) (۲) وہابیت اپنے مکر و فریب کے آئینے میں (۳) تعمیر ادب تصحیح شدہ مع اضافہ شدہ (۴) نور ہدایت (۵) حدائق بخشش۔ (۶) قبالۂ بخشش (۷) ذوقِ نعت (۸) مضامین بدر ملت (۹) نوری قاعدہ مرتبہ راقم الحروف۔ (۱۰) اذان کی شرعی حیثیت۔

ادارہ ہذا سے عنقریب شائع ہونیوالی کتابیں (۱) تقریر مینر۔ (۲) کرامات صحابہ و کرامات اہلبیت (۳) معارف بدر العلماء مرتبہ راقم الحروف (۴) نوری قاعدہ مع اضافہ شدہ (۵) تلمیحات رضا (۶) تجانب اہل السنۃ (۷) سامان بخشش

وہ کتابیں جو رضا اکیڈمی بمبئی کے ذریعہ طبع کروا کر راقم نے یہاں سے مفت تقسیم کروایا۔ (۱) مضامین بدر ملت (۲) رسائل بدر ملت (۳) مکتوبات بدر ملت (۴) نورانی گلدستہ (۵) اظہار حق مع تحقیقی جواب (۶) تذکرۂ سرکار غوث و خواجہ (۷) نصرت خداداد مناظرۂ بریلی کی مفصل روئداد (۸) لاؤڈ اسپیکر پر نماز مع تحقیقات اکابر اہلسنت (۹) ہدایۃ البریہ (۱۰) احکام شرعیہ بر عقائد وہابیہ۔ اس کے علاوہ رضا اکیڈمی شاخ نائیگاؤں ضلع ناندیڑ کے ذریعہ بھی سیکڑوں رسائل اور ہزاروں ہزار پوسٹر پمفلٹ اشتہار وغیرہ رد وہابیہ دیوبندیہ میں اردو ہندی انگریزی زبان میں طبع ہو کر تقسیم ہوئے

عبد الصمد قادری ۱۶ رجب ۱۴۲۷ھ

9764135477

MADARSA
GULSHAN-E-RAZA
Kolambi, Distt. Nandair, Maharashtra

Scanned with CamScanner

طالبِ دُعا

محمّد عرفان رضا قادری

تنظیم فیضانِ اعلیٰ حضرت
رضی اللّٰہ عنہ

سیونڈیہ آزادنگر بکارو اسٹیل سٹی
جھارکھنڈ

📲+916204351217📱

5:28 pm ✓

Scanned with CamScanner